

نیوز لیڈر

صرف ممبرز کے لیے

شمارہ نمبر 21



تعارف

WISE ایک رجسٹرڈ غیر سرکاری سماجی تنظیم ہے جو عورتوں کے سیاسی اور معاشی حقوق کی جدوجہد اور انسانی حقوق کی بیداری کے لیے سرگرم ہے۔ WISE اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ عورتوں کو سماجی معاشی اور سیاسی طور پر با اختیار کیے بغیر ملکی خوشحالی کا سفر تینہیں کیا جاسکتا۔ تنظیم اس عمل کو جاری رکھنے کے لیے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں عورتوں کی مؤثر شمولیت کے لیے کوشاں ہے۔ پچھلے دس سال کے عرصے میں WISE نے عورتوں کے متعلق بنائے گئے قوانین کے بارے آگاہی کے ساتھ ساتھ ان قوانین کے مؤثر نفاذ کے لیے نمایاں کوششیں کی ہیں۔ اس حوالے سے WISE نے 2016 میں خاتون محکتب پنجاب کے ساتھ مل کر عورتوں کے کام کرنے کی جگہ پر جنسی ہر انسانی کے خلاف صوبائی سطح پر آگاہی میں چلائی جس کے تحت اب تک پنجاب کے اٹھارہ اضلاع میں یہ مہم کامیابی سے مکمل کی جا چکی ہے۔ اس مہم کے ذریعے جنسی ہر انسانی کا پیغام ہزاروں لوگوں تک پہنچایا گیا۔

اس کے ساتھ ساتھ WISE نے 2017 میں پنجاب کے دواضلاع لاہور اور نکانہ صاحب میں 600 سے زائد کونسلرز اور عورتوں کی مقامی سطح کی قیادت کی سیاسی آگاہی کے لیے تربیتی پروگرام کامیابی سے مکمل کیا جس کا مقصد مقامی حکومتوں میں ان خواتین کی قائدانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا تاکہ وہ پاکستان میں جمہوریت کی مضبوطی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ اس وقت WISE جمہوری عمل کی مضبوطی کے حوالے سے لاہور اور شیخوپورہ کی 6 یونین کونسلرز میں کام کر رہی ہے جہاں کمیونٹی کے نمائندوں بالخصوص عورتوں کی جمہوری آگاہی کے حوالے سے تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے منتخب کردہ نمائندوں کی جوابدہی کرنے کے ساتھ مقامی ترقی کے عمل کا حصہ بن سکیں۔ اس کے علاوہ WISE ضلع نکانہ صاحب میں عورتوں کے قومی شناختی کارڈ کا حصول ممکن بن کر انہیں آئینی حقوق دلوایا۔ 25,511 سے زائد عورتوں کے لیے قومی شناختی کارڈ کا حصول ممکن بن کر انہیں آئینی حقوق دلوایا۔

اس شمارے میں

♀ خواتین کی سیاسی، سماجی، اور معاشی با اختیاری کے حوالے سے سیشنز کا انعقاد

♀ واائز کے زیر اہتمام لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے صوبائی سطح کے مشاورتی اجلاس پر مبنی رپورٹ

♀ پاکستانی سماج میں مرد اور مردانگی کے رجعتی تصورات اور اس کے نقصانات

♀ مرد کو سمجھیں ---

♀ اس کے بھی احساسات ہوتے ہیں

♀ انسانی حقوق کی جدوجہد میں کمیونٹی کی شرکت اور متحرک کردار کی اہمیت

♀ مزدوروں کے عالمی دن پرور چوکل کیفے کا انعقاد

♀ نفسیاتی دباؤ اور خود کی دیکھ بھال پر ڈو میٹک ورکرز کے ساتھ سیشنز کا انعقاد



خواتین کی سیاسی، سماجی، اور معاشی با اختیاری کے حوالے سے سیشنس کا انعقاد رپورٹ: آمنہ افضل

خواتین کو تعلیم کے ساتھ ساتھ مختلف ہنر/ مہارتیں بھی سیکھنی چاہیے

واائز نے خواتین کو سیاسی، سماجی اور معاشی با اختیاری کے حوالے سے لا ہو رہا اور یخچوپورہ کے علاقے میں 8 سیشنس کا انعقاد کیا۔ جس میں خواتین سابقہ کونسلرز، گھریلو ملازمین، ہوم بیسڈور کر، طلباء، اساتذہ اور ہمیلتھر کر زنے شرکت کی۔ جس کا مقصد تھا کہ خواتین کو پھلی سطح سے لے کر اعلیٰ سطح تک سیاست میں مساوی حقوق اور نمائندگی کا حق دیا جائے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ مردوں اور عورتوں کو تعلیم کے مکمل موقع دیئے جائیں۔

بشری خالق ایگزیکٹو ایئر کیٹر آف واائز نے شرکاء سے بات کرتے ہوئے کہا کہ معاشرے نے صنی بنا دار پر مبینی کرداروں کی تعریف کی۔ جس کی بنیاد پر خواتین کو ایک محدود دائرے میں رہ کر کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے لیکن اب ہمیں اس رویے کو بدلنا ہے۔ کیونکہ کوئی بھی جنس سیاسی، معاشی اور معاشرتی کاموں کو تقسیم نہیں کرتی اور نہ ہی کسی کیریئر کے انتخاب کی وضاحت کرتی ہے۔ انہوں نے خواتین کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ آئندہ انتخابات اور ان تمام سرگرمیوں میں بھر پور حصہ لیں جس میں ان کی دلچسپی ہے۔ کیونکہ یہ ایک سیاسی حل ہے جس سے وہ گھر اور کام کی جگہ پر درپیش ناہموار یوں سے نہت سکتی ہیں۔

مزید یہ کہ شرکاء کو شناختی کارڈ کی اہمیت اور خواتین پر تشدد کے واقعات سے نمٹنے کے لئے ٹیلیفون ہیلپ لائنز بارے آگاہ کیا گیا۔

سیشنس کے دوران کام کرنے والی خواتین سے کچھ اعداد و شمار جمع کیے گئے جس کے مطابق:

☆ 243 خواتین میں سے صرف 10 خواتین کے ذاتی بینک اکاؤنٹس ہیں۔

☆ صرف 20 خواتین کے پاس اپناؤنڈ اتی انڈ روئڈ فون ہے۔

☆ 16 خواتین کے پاس قومی شناختی کارڈ بھی موجود نہیں ہے۔

☆ جتوں کے اپر لگانے والی خواتین نے کہا کہ 32 جتوں کا ایک سیٹ کامل کرنے میں انہیں 2 گھنٹے لگتے ہیں اور ایک سیٹ کامل کرنے کی قیمت 30 روپے ہیں۔ اور وہ ایک دن میں اوسط 60 روپے کمائی ہیں۔

☆ بچوں کے فرماں سلامی کرنے والی ہوم بیسڈور کر زنے کہا کہ ایک فرماں کی سلامی انہیں 5 روپے دی جاتی ہے۔ جس سے وہ دن میں

☆ 20 سے 25 روپے کمائی ہیں۔



☆ شرٹ پر دھاگوں کی کلپنگ کرنے والی خواتین نے کہا کہ ایک شرٹ پر کلپنگ کرنے کا انہیں ایک روپیہ دیا جاتا ہے۔ جس سے وہ دن میں 20 روپے کماتی ہیں۔

☆ جیولری میں نگ لگانے والی خواتین نے کہا کہ ہم رنگ محل مارکیٹ سے جیولری لاتے ہیں۔ اور ایک سیٹ کے ہمیں 300 روپے دیے جاتے ہیں، جس میں ہمارا کرایہ بھی شامل ہے۔

☆ پینٹوں پر سٹیکر لگانے والی خواتین نے کہا کہ ایک پینٹ پر سٹیکر لگانے کے انہیں 120 روپے دیے جاتے ہیں۔ جس سے دن میں وہ 120 روپے کماتی ہیں۔

جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ معافی ترقی اور ٹینکنالوجی کی دور میں کتنا پچھے ہیں۔ خواتین اپنے حقوق کے لئے اٹھ کھڑی ہوں تو ان تمام مسائل پر قابو پایا جاسکتا ہے اور اس مقصد کے لئے خواتین سیاسی عمل میں بطور امیدوار اور ووٹ حصہ لیں۔





واائز کے زیر اہتمام لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے صوبائی سطح کے مشاورتی اجلاس پر مبنی رپورٹ

رپورٹ: ایمن ضمیر

بروکت لوکل گورنمنٹ کے لئے انتخابات کا مطالبہ: نئے لوکل گورنمنٹ قانون کے لئے خواتین سیاسی کارکنان کی تجویز

پنجاب کے مختلف اضلاع اور مختلف جماعتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین سیاسی کارکنوں نے واائز کی جانب سے ہو نیوالی صوبائی مشاورت جس کا موضوع "پنجاب میں لوکل گورنمنٹ سسٹم، چینیج اور مستقبل لا جھے عمل، تھامیں شرکت کی۔ تقریب کا مقصد نئے بنے والے لوکل گورنمنٹ ایکٹ پر پنجاب کے مختلف اضلاع کے مسائل اور سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے خواتین کارکن سے تجویز لینا تھا۔ بشری خالق ایگزیکٹو ائریکٹر واائز کا کہنا تھا خواتین نے سخت محنت اور جدوجہد کے بعد سیاست میں اپنا مقام بنایا ہے انہوں نے کہا کہ مقامی حکومت جمہوریت کا تیسراستون ہے اور مقامی حکومت اداروں کی عدم موجودگی جمہوریت کو کھو کھلا کر دیتی ہے کیونکہ یہاں سے ہی قیادت ابھرتی ہے لیکن بد قسمتی سے گزشتہ 7 سالوں سے بلدیاتی انتخابات نہیں ہو رہے جبکہ انتخابات سابقہ عہدہ داروں کی مدت ختم ہونے کے بعد 90 دنوں کے اندر ہو جانے چاہیے اور آئین کے آرٹیکل A-140 کے مطابق ہر صوبہ قانون کے مطابق مقامی حکومتوں کا نظام قائم کرنے اور سیاسی، انتظامی اور مالی ذمہ داریاں لوکل گورنمنٹ کے عوامی نمائندوں اور اداروں کو دینے کا پابند ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ نظام کو ہر صورت جاری رہنا چاہیے اور حکومت کی تبدیلی سے اس میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں آئی چاہیے اور مقامی حکومت کو کسی قیمت پر متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ اور بلدیاتی قوانین میں ترا میم ہونی چاہیے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ مخصوص نشستوں پر خواتین کسانوں، نوجوانوں، خواجہ سراؤں اور اقیتوں کی نمائندگی کو 50 نیصد تک بڑھا دیا جائے۔ خواتین سیاسی کارکنوں نے اس موقع پر بہت سی تجویز پیش کیں کہ ہر ضلع کو نسل اور یونین کو نسل میں خواتین کو نسل کے لئے دفاتر میں محفوظ اور الگ جگہ ہونی چاہیے۔ خواتین کے انتخابی نشان ہار سنگھار کی بجائے کچھ اور ہوں جو خواتین کے با اختیار ہونے کو ظاہر کریں۔ سماجی کارکن کائنات ملک نے تجویز دی کہ منتخب خواتین نمائندوں بشمول کو نسلر، چیئر پرسن، وائس چیئر پرسن کو اعزازیہ اور سفری سہولیات میسر کی جانے چاہیے تا کہ وہ زیادہ موثر طریقے سے بنارکاٹ کام کر سکیں۔ سماجی کارکن رانی شیم نے تجویز دی کہ آبادی کے تناسب سے نمائندگی دی جانی چاہیے۔ ممبر ڈسٹرکٹ کو نسل خانیوال زبیدہ راؤ نے کہا کہ فلاج و بہبود کے لئے موت اور پیدائش کے سڑھنیکیت مفت دیے جانے چاہیے۔





پاکستانی سماج میں مرد اور مرد انگلی کے رجعتی تصورات اور اس کے نقصانات

رپورٹ: اسماء عامر

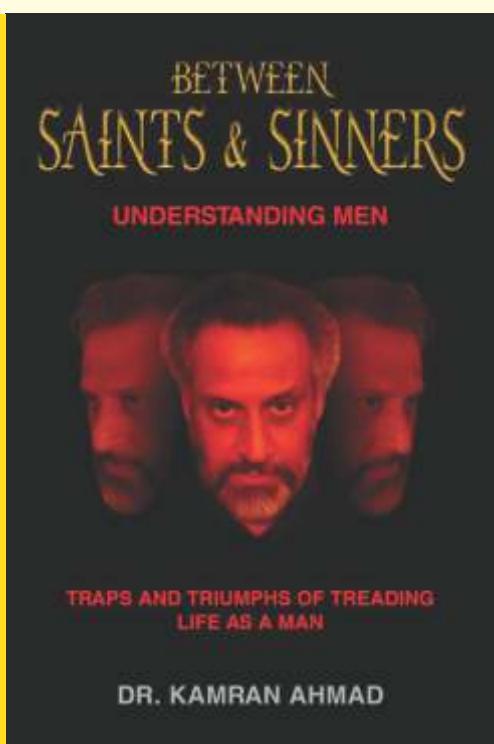
مہر گڑھ میں پاکستانی سماج 'مرد انگلی اور پدرشاہی'، کے عنوان پر تربیتی و رکشایپ کا انعقاد اور واہز کی شرکت کے بارے میں کچھ نقاط

مہر گڑھ میں واہز کے سٹاف نمبر اور کمیونٹی فوکل پرسن کے لئے پاکستان میں "مرد انگلی" کے عنوان پر ایک روزہ تربیتی و رکشایپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں 20 عورتوں با خصوص نوجوان لڑکیوں نے شرکت کی۔ ڈاکٹر ملیحہ حسین نے تمام شرکاء کو خوش آمدیدی کلمات کہے اور اس کے ساتھ ساتھ ویڈیو، ڈاکومنٹری اور گفتگو کے ذریعے تکشیریت کے عنوان پر روشنی ڈالی۔ واہز کی کمیونٹی فوکل پرسن نے اس گفتگو میں کافی لچکی لی اور اس کے ساتھ اپنی ذاتی زندگی سے لے کر کمیونٹی کی سطح تک ثابت مثالیں بھی شیئر کیں۔

ڈاکٹر کامران احمد نے اپنی کتاب "جو گزشتہ سال شائع کی گئی ہے پر تفصیلی روشنی ذاتی تربیتی و رکشایپ میں مرد اور مرد انگلی، مرد بطور روزی کمانے والا، محبت کرنے والا، روحاںی مرد جیسے موضوعات پر تفصیل سے بات چیت کی گئی۔ شرکاء نے ڈاکٹر کامران احمد سے ان موضوعات کے بارے کافی سوال جواب بھی کیے۔ گفتگو کے علاوہ تربیتی و رکشایپ میں شرکاء کو پاکستانی چاروں صوبوں کا روایتی ڈانس کرنے اور سکھنے کا موقع بھی ملا۔

ڈاکٹر فؤذ یہ سعید نے بطورِ مہمان خصوصی اس تربیتی و رکشایپ میں شرکت کی۔ و رکشایپ کے اختتام پر مہر گڑھ کی جانب سے شرکاء میں سڑپیکٹ تقسیم کیے گئے اور اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر کامران احمد نے بشری خالق ایگزیکٹوڈ ائریکٹر واہز کو اپنی دستخط شدہ کتاب "Between Saints & Sinners" کی تھنے میں پیش کی۔ تقریب کے آخر میں شرکاء اور مہمان گرامی کا گروپ فوٹو بھی لیا گیا۔

مہرگڑھ اپنی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ وہ جگہ ہے جہاں ہمیشہ کچھ نیا سکھنے کو ملتا ہے۔ لہذا اس ایک روزہ تربیتی ورکشاپ کے ذریعے شرکاء کو بطور سماجی و سیاسی کارکن ایک نئے عنوان پر سکھنے کا موقع ملا جو صفائی، انسانی حقوق اور کمزور طبقات کے حقوق پر کام کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ انہیں ہر عنوان کے بارے میں مکمل معلومات ہو کہ وہ اپنے صفائی زاویہ اور نقطہ نظر کے ذریعے کسی تعصب کے بغیر رہتے ہوئے عورتوں کے مسائل اور ان کے حل کا تعین کر سکیں۔ یہ ورکشاپ مردائی کے عنوان پر اپنی نویعت میں ایک منفرد اور معلومات سے بھر پور ورکشاپ تھی جس نے شرکاء کے لئے ایک خاکہ کھینچنے میں مدد فراہم کی، کہ ہمارے معاشرے میں مردوں پر مردائی کیسے ٹھونڈی جاتی ہے۔ جو بعد میں معاشرے میں مختلف خرایوں اور عورتوں کے حقوق عصب کرنے کا باعث بنتی ہے۔



ڈاکٹر کامران احمد کی کتاب میگومنے کے لئے اس نمبر اور ای میل ایڈریس پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

مہرگڑھ: 051-2102012 info@mehargarh.org



پورشائی نظام میں مردم رعات یافتہ ہوتے ہیں، مگر وہ بھاری قیمت ادا کر رہے ہوتے ہیں

رپورٹ: شاہد اقبال

ڈاکٹر کامران احمد کی حالیہ شائع ہونے والی کتاب "Between Saints & Sinners" میں انہوں نے واضح کیا ہے کہ جمہوری معاشرے میں یہ ضروری ہے کہ تمام شہری اپنے حقوق کو مساوی طور پر استعمال کر سکیں۔ عام طور پر ہم خواتین، خواجہ سراوں اور دیگر کمزور اور پسمندہ طبقات کے بارے میں بات کرتے ہیں مگر مردوں کے حقوق کے بارے میں کوئی خاص بات نہیں ہوتی۔ لیکن مردوں کے حقوق کے بارے میں بات کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔

اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے پورسری نظام، اخلاقیات، جذبات، مذہب، جنسیت اور تشدد کے دائرہ کار میں مردوں کے خدشات کو بڑی احتیاط سے بیان کیا ہے۔ عام طور پر مردا اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرتے اور ہم سنتے آرہے ہیں کہ مرد کو درد نہیں ہوتا، مرد کبھی نہیں روتا۔ حالانکہ ان دفیانوںی تصورات کامرانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اور مردا پنادر داور پر یثانیاں اور کسی کے ساتھ شیر نہیں کرتے، اندر ہی اندر گھٹتے ہی رہتے ہیں۔ اور اس گھٹن کے نتیجے میں مردوں میں خودکشی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کو اس کتاب کے حوالے سے بات کرتے ہوئے رو برو سننے کا موقع ملا۔ اور مجھے حیرت ہوئی کہ اپنی ساری زندگی میں، میں نے کبھی مردوں کی زندگی کے ان پہلوؤں پر غور نہیں کیا۔ میں نے کبھی نہیں سوچا کہ بحیثیت مرد مجھے کیا مسائل اور پر یثانیاں ہیں۔ مگر جب غور کیا تو مسائل اور پر یثانیوں کی لمبی فہرست تھی جن کو کبھی بھی نتوزیر غور لا یا گیا اور نہ ہی ان کی حل کرنے کی کوشش کی گئی۔

ایک بالکل عام سی مثال دونگا میرے والدین گاؤں میں رہتے ہیں اور قریب 20 سال سے میں پڑھائی اور نوکری کے سلسلے میں لاہور میں مقیم ہوں۔ اب تو گاؤں کا سال میں ایک آدھ بار چکر لگتا ہے اور فون پر رابط کرنے میں سُستی ہو جاتی ہے مگر اس حوالے سے جب بھی خیال آتا ہے دماغ میں ایک بحث شروع ہوتی ہے کہ والدہ صاحبہ کافی ناراض ہو گی۔ اتنے دنوں سے ان سے بات نہیں ہو پائی، والدہ کی طبیعت کا نہیں پوچھا۔ مگر ان 20 سالوں میں اگرچہ والد صاحب سے میری زیادہ بات چیت ہوئی مگر بھی میرے دل و دماغ میں خیال نہیں آیا کہ والد صاحب بھی مجھے یاد کرتے ہوں گے۔ ان کی خیریت دریافت کرنی ہے یا ان سے بات کئے ہوئے کافی وقت ہو گیا۔ جب وہیں سیشن میں ہلاکا ساغور کیا تو بہت شرمندگی ہوئی اور باپ کی محبت کے تمام درود دیوار نمایاں ہو گئے جو پورسری نظام کی گرد میں کبھی منظر عام پر آہی نہیں پائے۔ مرد کو محض مرد نہیں ایک انسان کے طور پر دیکھا جانا چاہیے جو جذبات رکھتا ہے اور اسے بھی اپنے جذبات و احساسات اور پر یثانیوں کا کھل کر اظہار کرنا چاہیے۔ اپنے بچوں اور خاندان کے لیے ان کی دی گئی قربانیوں، محبتوں، اور ان کی انتحک محنت کو کھل کر سراہنا چاہیے۔

انسانی حقوق کی جدوجہد میں کمیونٹی کی شرکت اور متحرك کردار کی اہمیت

واائز کی جانب سے ایک روزہ ”کمیونٹی موبائلزیشن“ پر تربیتی و رکشاپ کا اہتمام

واائز نے ”کمیونٹی موبائلزیشن“ پر ایک روزہ تربیت کا اہتمام کیا جس میں لاہور اور شاخوپورہ کے اضلاع سے کئی کمیونٹی فوکل پرسنزا اور واائز کے تمام سٹاف ممبر ان نے شرکت کی۔ جناب ارشاد وحید (ڈائریکٹر جزل۔ پنجاب ویمن پرویکشن اخوارٹی) نے کمیونٹی کو متحرك کرنے کے موثر طریقہ کار کے حوالے سے تمام شرکاء کو تربیت فراہم کی۔ اس تربیت کا مقصد کمیونٹی کو بہتر انہمار خیال اور موثر باتیں چیت کے ذریعے متحرك کرنے کے بارے علم فراہم کرنا تھا۔

موبائلز نگ سے مراد کچھ حاصل کرنے کے لئے حرکت ہے۔ کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے کمیونٹی کو پُر اثر طریقے سے منظم کرنا کمیونٹی موبائلزیشن کہلاتا ہے۔ ریسورس پرسن نے بتایا کہ کمیونٹیز کو اپنے وسائل (مادی، انسانی، سماجی، تنظیمی، ثقافتی) کی کھوچ اور ان کے فوائد کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے شرکاء کو اپنے پیشے سے وابستہ تین کامیاب کہانیاں سنائیں جس میں انہوں نے مختلف مقاصد کے حصول کے لئے تین مختلف کمیونٹیز کو متحرك کیا جس کے نتیجے میں پائیدار اور ترقی پسند نتائج دریافت ہوئے۔

شرکاء نے ان کہانیوں سے کارآمد مہار تیں سیکھیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

☆ برتاب اور مائل کرنے کی طاقت

☆ محفوظ اور مضبوط قیادت کی نشاندہی کرنا



- ☆ انسانی وسائل کی نقشہ سازی
- ☆ حساسیت اور حوصلہ افزائی
- ☆ اجتماعی منصوبہ بندی اور عمل درآمد
- ☆ اظہار خیال سے متعلقہ مہارتیں

اُنہوں نے بتایا کہ بعض اوقات کمیونٹیز خود بخود منظم نہیں ہوتی ہیں لیکن شمولیت اور موثر شرکت کے عمل کے ذریعے ان کو مشترکہ مقاصد کے لیے اکٹھا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ یہ مشترکہ طاقت بن کر اجتماعی فیصلے کر کے اہداف حاصل کر سکیں۔



مزدوروں کے عالمی دن پر ورچوئل کیفیت کا انعقاد

گھر بیو ملازمین کے بارے میں نقطہ نظر کو تبدیل کرنا وقت کی ضرورت



مزدوروں کا عالمی دن ان کے عزم اور لگن کے حوالے سے دنیا بھر میں جی خواہی سطح پر منایا جاتا ہے جس میں مزدوروں کے حقوق کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور عہد کیا جاتا ہے کہ اس راہ میں تمام رکاوٹوں کو دور کرنا ہو گا۔ جس سے مزدوروں کو مساوی حقوق حاصل ہو گے۔

اسی سلسلے میں وائز نے آن لائن ورچوئل کیفیت سیشن کا انعقاد کیا۔ جس میں انھیں بنیادی انسانی حقوق، صحت اور تعلیم کی سہولیات، رہائش ملازمین اور سوشل سکیورٹی کا روڑ فراہم کی جانے پر شرکاء نے بات چیت کی۔ اس موقع پر نجہ نذیر، آمنہ افضل، فضہ چودھری اور اسماء عامر نے اس آن لائن سیشن میں شرکت کی اور مزدوروں کے عالمی دن کی مناسبت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ عاصمہ عامر کا کہنا تھا کہ ILO کونشن 189 کے تحت لیبرتوں کے نفاذ یقینی بنایا جائے تاکہ گھر بیو ملازمین کے حقوق محفوظ رہیں۔ آمنہ افضل کا کہنا تھا لاکھوں مزدور ایسے ہیں جو مختلف جگہوں پر کام کرتے ہیں لیکن وہ کسی ادارے میں رجسٹرڈ نہیں ہوتے جب کہ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ سوشل سکیورٹی کے ادارے کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں۔ اس کے علاوہ کام کی جگہوں کو مزدور خواتین کے لئے محفوظ بنانے کے لئے ہر اسمٹ کے قانون کو نافذ کروانا بہت ضروری ہے تاکہ وہ بغیر کسی مشکل کے اپنا کام جاری رکھ سکیں۔

پاکستان میں ضرورت سے زیادہ لوڈ شدید نگ بھلی، گیس کی بے تحاشا مہنگائی، روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتیں میں اضافہ ان کی غربت کو مزید بڑھا رہی ہے۔ محفوظ کام کے موقع بہت کم ہیں اور مزدور کو اس کی صلاحیت سے کم اجرت دی جاتی ہے۔ ایسا تب ہی ہوتا ہے جب کسی ملک میں اس کے مناسب اصول و ضوابط موجود نہ ہوں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اس بارے نئے قوانین، پالیسیاں متعارف کروائے اور جو قوانین پہلے سے موجود ہیں ان پر مکمل طریقے سے عمل درآمد کرایا جائے تاکہ مزدوروں کے مسائل کو بہتر طریقے سے حل کیا جاسکے اور وہ اپنی زندگی کو بہتر بناسکیں۔ ہمارا اصل مقصد مزدوروں کے حقوق کا تحفظ ہے۔ ان کے گھروالوں کو ان کی محنت کا پھل ملنا چاہیے۔



نفسیتی دباؤ اور خود کی دیکھ بھال پر ڈومیسٹک ورکرز کے ساتھ سیشن کا انعقاد

رپورٹ: فضاء چوہدری

اپنے لئے وقت نکالیں کیونکہ ہم بہت اہم ہیں

واائز نے اپنے ڈومیسٹک ورکرز گروپس کے ساتھ ضلع شیخوپورہ اور لاہور کے 7 مختلف علاقوں میں نفسیتی دباؤ اور خود کی دیکھ بھال پر سیشن کا انعقاد کیا جس میں 143 ڈومیسٹک ورکرز اور واائز ٹیم میں سے آمنہ افضل اور فضہ چوہدری نے شرکت کی۔ واائز اپنے ان گروپس کے لئے باقاعدگی کے ساتھ مختلف موضوعات پر سیشن کرتی ہے کیونکہ واائز کا ماننا ہے کہ یہ وہ طبقہ ہے جو ہم سب کی زندگیوں کو آسان بنانے میں اپنا اہم کردار ادا کرتا ہے لیکن کوئی بھی ان کی ذہنی جسمانی صحت کے بارے سوچتا بھی نہیں ہے۔

پروگرام کے باقاعدہ آغاز میں واائز ممبر ان نے شرکاء کو گرم جوشی کے ساتھ خوش آمدید کہا اور پھر تفصیل سے ذہنی دباؤ اور اس کے اثرات کے بارے میں بات کی۔ تناول کی مختلف اقسام اور نگلوں کے بارے میں بتایا جیسا کہ ٹرینک کے 3 رنگ سرخ، پیلا، اور سبز کو غصہ کی حالتوں کے ساتھ جوڑا اور پھر ان سب ذہنی بیماریوں سے نمٹنے کے لئے کچھ اور روزشیں بتائی جیسے کہ:

- ☆ اپنے لئے وقت نکالنا
- ☆ خود کی تعریف کرنا
- ☆ خود سے باتیں کرنا

آخر میں تمام شرکاء نے کہا کہ آج کی ساری بحث ہمارے لئے مفید ہے ہم نے اپنے بارے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ ہم بھی اہم ہیں ہم یہ تمام باتوں کو اپنی زندگیوں میں شامل کریں گے تا کہ گھر یا یونیورسٹی کو خوشنگوار بناسکیں۔ آخر میں شرکاء نے ایک بار پھر واائز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہمیشہ واائز ہمارے لیے کچھ مفید موضوعات لے کر آتی ہے۔ اور ہم ان سیشن کا حصہ بن کر خود کو پر جوش محسوس کرتے ہیں

